رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ٭

نمبر ۹۵ | مورخہ ۵ جون سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۸ شوال سنہ ۱۳۴۰ ہجری | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ۲ جون کو بعد نماز عصر اور مغرب اور ۳ جون کو بعد نماز فجر اپنی نئی تصنیف کا مسودہ مجلس عام میں سنایا۔

ماہ شوال کے ابتدائی چھ ایام کے روزے اکثر احباب نے رکھے ہیں ٭

خطبہ جمعہ (۲ جون میں) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے نوجوانوں کو تقریر کرنے کی مشق کرانے کے لئے ایک انجمن بنانے کا ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور خود بھی شامل ہوا کرینگے۔ اور جس میں اردو، انگریزی اور عربی میں تقریریں ہوا کرینگی ٭

امریکہ میں تبلیغ اسلام

ایک مدعی نبوت

قبل ازیں امریکہ کے ایک مدعی نبوت کا ذکر اخبار میں لکھا گیا تھا جس کے ساتھ میرا مباحثہ ہوا تھا۔ اب ایک اور مدعی نبوت کو تبلیغ کی گئی تھی۔ یہ صاحب دراصل عراق کے عیسائی مدت سے امریکہ میں رہتے ایک کارخانہ میں مزدوری کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ یہ سب سے بڑے نبی ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلا نبی آدم تھا۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے اور وہ یہ صاحب ہیں۔ ان کا نام بالا ہے۔ ایک کتاب الہامات لکھی ہے۔ جو چھپی نہیں۔ بڑا کام ان کا یہ ہے کہ گوری قوموں میں اتحاد پیدا کریں۔ کالوں اور ہندوستانیوں کے واسطے وہ نبی نہیں۔ میں نے ان کو رسالہ "مسلم سن رائز" بھیجا۔ تبلیغ کی۔ اور نبی احمدؑ کی طرف بلایا۔ جو اپنے مطاع حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح کالے اور گورے سب کے واسطے نبی ہے۔ اسپر اس کا خط آیا۔ اور مجھے بلایا ہے۔ کہ میں اس کا مرید بنوں۔ اور اس کے ماتحت کام کروں۔ اور ایک رسالہ بھیجا ہے۔ میں نے لکھا ہے جواب میں اور سردست اتنا ہی کافی ہے کہ آپ جانتے ہیں۔ میں ہندوستانی ہوں۔ اور آپ اپنی شریعت کے خلاف مجھے دعوت کرتے ہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے۔ اس کا رسالہ اور خط اطلاعاً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور بھیجدیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ شکاگو میں ملاقات ہوئی تھی۔ اور وہ میرے لیکچروں میں بھی دو دفعہ آیا تھا۔ میرے حالات اور کام سے واقف ہے۔ اس کے ساتھ

باتوں باتوں میں ہندوستان کا کچھ ذکر آیا۔ کہ وہاں بڑے نواب اور راجے متمول لوگ ہیں۔ کہنے لگا مجھے ان سے کچھ مدد دو میں نے کہا۔ اگر آپ اپنا الہام تبدیل کر کے ہندوستانیوں کو شامل کریں۔ تب کوئی آپ کے دعوے پر غور کر سکتا ہے کہنے لگا اچھا کوئی تجویز ایسی کروں گا۔ کہ وہ شامل ہو جائیں مگو سر دست ان کو اطلاع دیں کہ میرے کو الہام میں آیا ہے کہ ہندوؤں کے واسطے میں نبی نہیں ہوں۔ اس کا اصلی نام جوزف سائمن ہے ❊

نو مسلمین گذشتہ رپورٹ کے بعد سات اور اصحاب قبول اسلام کر کے داخل سلسلہ حقہ احمدیہ ہوئے ان کے اسماء یہ ہیں:-

مسٹر جان ولیمس (رحمت اللہ) شہر شکاگو
مسٹر یوجین چارلس (سمیع اللہ) " "
مسٹر چارلس واٹس (کریم اللہ) " "
مسٹر اینڈریو ڈگر (رحیم اللہ) " "
مسٹر اے کے سمس (شمس الدین) " "
مسٹر ٹامس ہےنس (سعید) " "
مسٹر اے کے اورنگا (سالک) شہر سن ٹانی

قیمت رسالہ رسالہ مسلم سن رائز کا سال اول ختم ہو گیا سال دوم یکم جولائی سے شروع ہو گا احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ نئے سال کے واسطے قیمت اور امداد ارسال فرما دیں۔ ہندوستانی کرنسی نوٹ رجسٹری لفافہ میں بھیج دیں۔ بیمہ کرانے کی ضرورت نہیں* پتہ ذیل ہے:-

محمد صادق عفا اللہ عنہ - ۲۰ - اپریل ۲۲ء

DR. M. M. SADIQ
GENERAL DELIVERY.
HIGHLAND PARK. MICH

* نوٹ:- بغیر بیمہ کے روپیہ بھیجنا خطرناک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ابھی امریکہ ایک شخص کو نوٹ بھیجے تھے۔ وہ راستہ میں چرائے گئے۔ اسلئے زیادہ مناسب یہی ہے کہ بیمہ ہو ❊

خاکسار رحیم بخش (ایم اے)

اخبار احمدیہ

تقرر امیر جماعت احمدیہ کھاریاں و نتھال کے لئے مولوی فضل الدین صاحب ساکن کھاریاں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے امیر مقرر فرمایا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ رحیم بخش ناظر خاص قادیان

بیعت خلافت سیدنا و مرشدنا و مولانا جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حقیر اب تک بیعت سے محروم رہا ہے۔ فریق ثانی یعنے غیر مبایعین کی دھوکہ دہ تحریروں سے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے شکوک حسن ظنی سے بدل گئے ہیں۔ لہذا میں حضور کی بیعت سے مستفیض ہونے کے لئے حضور کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور حضور سے اپنی استقامت و استقلال اور خدمات دین کے لئے دعا کی گذارش کرتا ہوں ❊

یہ حقیر حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کے وقت بابرکت سے ہی آپ کی بیعت میں مشرف ہوا تھا۔ اور حضرت خلیفہ اول کے وقت میں بھی انہی سے تعلق رہا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ میں محض اپنی کمزوریوں کی وجہ سے اور فریق ثانی کی دھوکہ دہ تحریروں سے حضور کی بیعت سے محروم رہا۔ مگر اب میں لاکھ لاکھ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایسے ذرائع [illegible] کے پیدا کر دئے کہ جو میرے وہم و گمان سے باہر تھے۔ اب دوبارہ حضور سے میں خاص دعاؤں کے لئے عرض کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ حضور میری اس بیعت کو قبولیت کا شرف بخشیں گے۔

والسلام۔ حضور کا ادنیٰ خادم
خاکسار شیخ عبد الکریم۔ بک بائنڈر کراچی

نور ہاسپٹل کے لئے چندہ جملہ احمدی اطبا و ڈاکٹر صاحبان و کمپونڈر صاحبان سے درخواست ہے کہ نور ہاسپٹل کے معمولی چندہ میں باقاعدگی سے کام لیں اور فیمیل وارڈ کے چندہ میں خصوصیت سے ہمت دکھلائیں۔ اس کمرہ کی اشد ضرورت ہے۔ دیگر احباب و خواتین بھی اگر توجہ فرمائیں۔ تو موجب ثواب ہے۔
خاکسار حشمت اللہ (افسر نور ہاسپٹل) قادیان

بمبئی میں تبلیغ احمدیت فدوی چار ماہ سے انجمن احمدیہ بمبئی میں تبلیغی سکرٹری مقرر ہے احقر العباد نے جنوری ۱۹۲۲ء سے لیکر اپریل تک بمبئی میں مختلف مقامات میں تبلیغ کی۔ اور سامعین پر اچھا اثر ہوا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں اکثر لوگ حضرت مسیح موعود کے مداح پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اس عرصہ میں احقر العباد نے سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کی گجراتی کتب تقریباً چھ سو قیمتاً فروخت کی ہیں۔ اور پانچ رسالے امریکہ بھی جاری کرائے ہیں دیگر اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے کوئی سڑک اور محلہ میں نے بمبئی میں ایسا نہیں چھوڑا۔ کہ وہاں میں نے حضرت مسیح موعود کا نام نہ پہنچایا ہو۔ میں اسی کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ یہاں ایک بڑی جماعت قائم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اسبات پر قادر ہے
میاں فضل الٰہی میر حسین۔ بمبئی۔

اطلاع میں انبالہ شہر سے تبدیل ہو کر کبیر والہ ضلع ملتان میں لگایا گیا ہوں۔ تحصیل کبیر والہ و خانیوال کے احمدی احباب اپنے پتہ سے سرفراز کریں۔ تاکہ وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں حاضر ہو کر نیاز حاصل کروں۔
خاکسار عبد الستار انچارج ویٹرنری ہسپتال کبیر والہ (ملتان)

نماز جنازہ افسوس کے ساتھ اطلاع دیجاتی ہے کہ میاں ولایت شاہ صاحب امرتسری جو زمانہ دراز سے کلکتہ میں نگائی کا کام کرتے تھے۔ گذشتہ سنیچر کی شام کو (۲۹ مئی) صرف چند گھنٹوں میں راہی ملک بقا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قریباً پندرہ سال سے انکی مجھ سے ملاقات تھی۔ اس طویل عرصہ میں خاکسار نے ایک بات بھی قابل اعتراض انہیں نہیں دیکھی اور نہ سنی۔ ان کے ملنے والے احمدی ہوں یا اغیار سب ان کے مداح تھے محنت سے روٹی کماتے اور قناعت سے بسر کرتے۔ سلسلہ عالیہ کی ہر تحریک میں اپنی وسعت کے مطابق مسابقت سے برابر کام لیتے رہے ہیں۔ احباب نے ان کی مختصر علالت میں بہت تندہی سے انکی خدمت کی۔ اور جن کو انکی موت کی خبر ملی وہ شریک جنازہ ہوئے۔ سلسلہ کے پورے ۴۰ آدمی جنازہ میں شریک تھے احباب غائبانہ جنازہ پڑھیں۔ خاکسار ابو طاہر محمود احمد۔ کلکتہ

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - ۵ جون ۱۹۲۲ء

دنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام

حقیقی مسرت حاصل ہونے کا وقت

اسلام کے موجودہ نازک اور پر از مصائب زمانہ میں ہماری جماعت اشاعت اسلام کے لئے جو جدوجہد کر رہی ہے۔ اسے دوسرے مسلمان قدر اور وقعت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تعداد فی الحال خواہ کتنی ہی کم ہو۔ ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ عام لوگوں کی توجہ مذہب کی طرف سے بالکل ہٹ گئی ہے۔ اور دوسروں کو احکام اسلام کا پابند بنانا تو الگ رہا۔ خود ان کے پابند نہیں رہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اشاعت اسلام کے مقصد اور مدعا کو پسند کرتے۔ اور مبلغین اسلام کی خدمات پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ بات ہمارے لئے اس لئے باعث مسرت نہیں کہ ہمارے مبلغین کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ ان کی خدمات کو پیش کیا جاتا ہے۔ ان کی قربانی اور ایثار کا ذکر کیا جاتا ہے۔ بلکہ اسلئے باعث خوشی ہے کہ اسلام کی خدمت اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونے کے لئے اشاعت اسلام کی کوششوں کو محبت، اور ہمدردی کی نظر سے دیکھنا پہلا زینہ ہے۔ کیونکہ جب تک اشاعت اسلام کی ضرورت ہی نہ ذہن نشین ہو۔ اور جب تک اس مقصد سے محبت اور الفت پیدا نہ ہو۔ اسوقت تک اس کام کے کرنے کا خیال بھی نہیں آسکتا۔ لیکن جب یہ بات پیدا ہو جائے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ مسلمان دیوانہ وار اشاعت اسلام کے لئے نہ اٹھ کھڑے ہوں ۔

پس ہماری خوشی اور مسرت کی وجہ یہ ہے کہ ہم اس قسم کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو اشاعت اسلام کے مقدس و متبرک فرض کی اہمیت کو محسوس کرنے کا اس طرح ثبوت دے رہے ہیں کہ اس فرض کو ادا کرنے والوں کی کوشش اور سعی سے محبت اور الفت کا اظہار کر رہے ہیں اور اسے قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ جس سے امید کی جاسکتی ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا۔ تو ایک دن ان لوگوں میں سے بھی کئی ایک خادمان اسلام اور مجاہدین دین متین کی صف میں نظر آئینگے۔ اور وہ فرض بذات خود سرانجام دینگے۔ جسے فی الحال قدر اور وقعت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کی اہمیت کا اعتراف کر رہے ہیں۔

اخبار آریہ ورت کا بنور (۲۰ مئی سنہ ۲۲ء) نے ایک مسلمان اخبار کا حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے:-

"احمدیہ سوسائٹی کی شاخیں ہندوستان بو ہما سیلون چین - آسٹریلیا - فارس - عرب - مصر - مشرقی و مغربی افریقہ - جزیرہ موریشس - انگلستان - یونائیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) و دیگر مقامات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے احمدی فرقے کی ایک شاخ کے کام کا ذکر کیا تھا۔ جس کے پیشوائے کار مولانا محمد علی صاحب احمدی ہیں۔ آج ہم دوسری مگر بڑی شاخ کے کام کا ذکر کرتے ہیں۔ جس کے رہنما و ہادی مولانا مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔ آپ کے حکم سے لنڈن میں مولوی مبارک علی صاحب بی اے بہت محنت و خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا کام انجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں مولوی مبارک علی صاحب کی کوشش و سعی سے تین اور اصحاب مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ مغربی افریقہ میں پروفیسر عبد الرحیم صاحب نیر فلسفی بی۔ ایف۔ پی۔ سی (لنڈن) ایم۔ ایس پی بڑی محنت و بلند حوصلگی کے ساتھ تمام مغربی افریقہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ اور متعدد مقامات پر تقریریں بھی کرتے ہیں۔ آپ کی کوشش سے (حال ہی) ۱۷۸ - اصحاب مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے ایک بہت ہی بنجر سرزمین میں اسلام کا بیج بویا ہے۔ آپ نے وہاں ایک مشنری ٹریننگ اسکول بھی قائم کر دیا جس میں تبلیغ و اشاعت کی تعلیم دیجاتی ہے۔ آسٹریلیا میں ایچ۔ ایم۔ خان صاحب بہت مستعدی سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ جزیرہ موریشس میں مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی اے و مولوی حافظ عبید اللہ صاحب بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ چین میں مسٹر غلام مجتبےٰ صاحب مستعدی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ سنگاپور و جدہ میں حکیم رحمت علی صاحب و ابوبکر یوسف صاحب بڑی محنت و سرگرمی سے اس متبرک کام کو انجام دے رہے ہیں۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) میں ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بڑی محنت و سرگرمی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات قابل تحسین و آفرین ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات کا اعتراف دیگر اقوام کے ذوی الاقتدار اشخاص نے کیا ہے۔ ان خدمات کے اعتراف میں واشنگٹن کی اورنٹیل یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر موصوف کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری عطا کی گئی ہے۔ ڈاکٹر موصوف کی سعی سے امریکہ میں ۴۸ اور اصحاب مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ تبلیغ اسلام و اشاعت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف ایک سہ ماہی رسالہ "شمس الاسلام" بھی نکالتے ہیں۔ یہ رسالہ اسلام کے متعلق مفید معلومات سے پر رہتا ہے اس رسالہ میں اسلام کے متعلق دیگر مذاہب کے اعتراضات کا بھی اکثر بہت معقول جواب دیا جاتا ہے۔ رسالہ ہمارے پاس برابر آتا ہے۔ اور ہم اس کو بہت دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

ان حضرات کی یہ بیش بہا قومی خدمات خاص طور سے قابل تحسین و آفرین ہیں۔ خدا اور زیادہ مسلمانوں کو اس نیک و متبرک کام کے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔"

یہ سب صحیح اور جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے باعث امتنان بھی ہے کہ دوسرے مسلمانوں نے اشاعت اسلام کے مقدس کام سے دلچسپی ظاہر کرنے اور اس کی ضرورت اور اہمیت سمجھنے کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن اس بارے میں جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے۔ کیا ہماری جماعت کے لئے قابل اطمینان ہے۔ اور ہم اس پر کسی قسم کا فخر کر سکتے ہیں۔

ہرگز نہیں کیوں؟ اسلئے کہ ہماری جماعت کا صرف یہ فرض نہیں ہے۔ کہ دنیا کے چند ممالک میں اشاعت و تبلیغ اسلام کرے۔ بلکہ اس کا فرض یہ ہے۔ کہ تمام دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانے کی کوشش کرے اور ہر ملک اور ہر دیار کے لوگوں تک وہ نور اور رحمت پہنچائے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے نازل کیا۔ اور جس کی لمعات اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہوئیں۔ کیونکہ اسلام کسی ایک ملک، کسی ایک قوم۔ کسی ایک براعظم کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا اور سب اقوام کے لئے ہے۔ مشرق و مغرب۔ شمال و جنوب کے تمام انسان خواہ وہ کالے ہوں یا گورے تعلیم یافتہ ہوں یا غیر تعلیم یافتہ۔ مہذب ہوں یا وحشی فاتح ہوں یا مفتوح۔ مالدار ہوں یا غریب سب کے لئے ہے اور سب کو دعوت اسلام دینا اور اس نعمت سے آگاہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ بے شک ہم دور دراز کے کچھ ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے نتائج بھی نکل رہے ہیں جن کے مقابلہ میں ہماری کوششیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ لیکن ان ممالک کے نام سن کر ہمیں خوش نہیں ہو جانا چاہیئے۔ اور یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہماری کوششیں اس حد تک وسیع ہو چکی ہیں۔ جس حد تک کہ ہونی ضروری ہیں۔ یہ کہنا کہ فلاں فلاں ملک میں ہم تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ ہماری کوششوں کے نا مکمل ہونے کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ بہت سے ایسے ممالک ہیں۔ جہاں ہمیں پہنچنا چاہیئے تھا۔ لیکن ابھی تک ہم نہیں پہنچ سکے۔ اور قابل افسوس یہ بات ہے۔ کہ ان ممالک کی تعداد بہ نسبت ان ممالک کے جہاں ہم پہنچ سکے ہیں۔ بہت زیادہ ہے پس ہمارے لئے اطمینان کا سانس لینے اور خوش ہونے کا اگر کوئی وقت ہو سکتا ہے۔ تو یہ نہیں کہ جب ہم مبلغین یا ہمارے متعلق کہا جائے کہ فلاں فلاں ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ ہوگا۔ جب مختلف ممالک کے ناموں کی فہرست نہیں بنائی جائیگی۔ اور کسی ملک کا نام نہیں لیا جائیگا۔ بلکہ صرف یہ مختصر سا فقرہ استعمال کیا جائے گا۔ کہ ساری دنیا میں احمدی مبلغ تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔

اسی طرح ہم میں سے جن لوگوں نے اشاعت اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ اور بڑی ہمت اور جانفشانی سے اس مقصد کو سرانجام دے رہے ہیں قابل مبارکباد ہیں۔ لیکن دوسروں کو ان کے نام سن کر اور ان کی کارگذاریوں سے آگاہ ہو کر فخر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ ان میں سے جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ چند افراد کے نام لینا اس افسوسناک حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ تاحال بہت کم لوگوں نے اپنے فرض کو پہچانا ہے۔ اور یہ جماعت کے لئے کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ پس ساری جماعت کے لئے خوش ہونے اور فخر کرنے کا وقت یہ نہیں کہ جب کہا جائے۔ اس کے فلاں فلاں اشخاص تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ ہوگا۔ جب ہمارے مبلغوں کے نام گننے گنانے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اور اگر کوئی گننے لگے۔ تو گنتے گنتے تھک جائے۔ مگر نام نہ ختم ہوں۔ اور یہ وقت اسی صورت میں آسکتا ہے۔ جبکہ ہر ایک احمدی مبلغ ہو۔ وہ اپنا حلقہ تبلیغ مقرر کر لے۔ اور اس حلقہ کا ذمہ وار ہو ✦

پس ہماری جماعت اگر چاہتی ہے۔ کہ حقیقی خوشی اور مسرت حاصل کرے۔ حقیقی فخر کرنے کی مستحق بنے تو اسے چاہیئے کہ ساری دنیا میں اشاعت اسلام کا جو فرض اسپر عائد ہے اسے پورا کرے اور ساری دنیا کے سفر کو جلد سے جلد ختم کرے ✦

خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے کہ اس کا دین پھیلانے۔ اس کے رسول کا نام بلند کرنے اور اس کے مسیح موعود کی طرف دنیا کو لانے میں پوری ہمت اور کوشش سے کام لیں۔ اور حقیقی خوشی کا وہ مبارک دن دیکھیں جبکہ ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو۔ ہر ملک میں خدائے واحد کے پرستار۔ رسول کریم کے عاشق زار اور حضرت مسیح موعود کے جان نثار نظر آئیں اور دنیا کو وہ امن اور اطمینان نصیب ہو جس کیلئے سرگرداں ہے لیکن پا نہیں سکتی جس کی تلاش میں ہے۔ لیکن حاصل نہیں کر سکتی ✦

مُسلمانوں کی مذہبی کمزوری کی وجہ

مسلمانان ریاست حیدرآباد کی مذہبی حالت کی کمزوری اور بعض ہندو رسوم کی پابندی کی وجہ آریہ اخبار پرکاش (۱۲ر مئی) نے یہ بتلائی ہے کہ :-

"ہندو ہر جگہ برضا و رغبت مسلمان نہیں ہوئے جو وہ مذہب کے خیال سے نہیں بلکہ اسوقت کی کسی مصلحت سے مسلمان ہو گئے۔ وہاں ان کے رسم و رواج پورانے ہی رہے"

اور اسپر اسے اتنا وثوق ہے کہ "الفضل" کو مخاطب کر کے لکھتا ہے :-

"اگر یہ بات نہیں تو ہمصر بتلائے کہ انکی اور کیا وجہ ہے"۔

مگر کیا پرکاش نے غور کیا ہے۔ کہ اگر اس کی پیش کردہ وجہ درست تسلیم کر لی جائے۔ تو اسے یہ بھی ماننا پڑیگا کہ وہ لوگ جو آریہ کہلاتے ہوئے سوامی دیانندجی کے احکام کی پابندی نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے خلاف چلتے ہیں وہ برضا و رغبت آریہ نہیں ہوئے۔ بلکہ وقت کی کسی مصلحت سے آریہ ہو گئے ہیں۔ اس الزامی جواب کے بعد ہم اصل وجہ بتلاتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ کسی مذہبی راہ نما اور ہادی کے زمانہ سے جس قدر کوئی قوم دور ہو۔ اسی قدر اس میں کمزوریاں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ اور اس بات کی پرکاش خود تصدیق کرتا رہتا ہے۔ جبکہ آئے دن اسمیں اس امر پر اظہار رنج کیا جاتا ہے کہ آریوں کی وہ حالت نہیں رہی جو پہلے تھی اور عملی طور پر وہ سماج سے الگ ہو رہے ہیں۔ ان میں فلاں فلاں نقص پیدا ہو گئے ہیں وغیرہ۔ حالانکہ آریہ سماج کو وجود میں آئے چند سال سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا ✦

پس مسلمانوں نے بعد امتداد زمانہ اور اپنی بدقسمتی سے اصل اسلام کو بھلا کر غلط راہ اختیار کر لی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو انکی اصلاح کیلئے مبعوث فرمایا۔ اور یہی اسلام اور دوسرے مذاہب میں فرق ہے کہ اسلام کی حفاظت کیلئے اور مسلمانوں کو سیدھے راستہ پر چلانے کے لئے ہمیشہ پاک انسان آتے رہے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کو یہ بات حاصل نہیں یہی وجہ ہے کہ باوجود مسلمانوں کے ایک حصہ میں نقص اور کمزوریاں پیدا ہو جانے کے اصل اسلام قائم اور برقرار ہے۔ لیکن دوسرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

قربِ الٰہی کی راہیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(۲۶ رمئی ۱۹۲۲ء)

حضور نے آیۃ شریفہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ؕ (پارہ ۲ رکوع ۷)

موقع کی قدر کرو

رمضان کا یہ آخری جمعہ ہے اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو جن لوگوں کو توفیق ملی۔ وہ ایک یا دو روزے اور رکھینگے۔ اس کے بعد پھر رمضان کس پر آئیگا اور کس پر نہیں آئیگا۔ اس کا علم سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کو نہیں۔ اور کس کو آیندہ رمضان میں روزے رکھنے کا موقع ملیگا۔ یہ بھی اسی کو معلوم ہے۔ اسلئے اس رمضان سے جتنا بھی فائدہ حاصل ہو سکے۔ اٹھانا چاہیئے۔ رمضان انسان کے لئے روحانی برکات اور ترقیات کا موجب ہے۔ اگر ان طریقوں کو استعمال کیا جائے جو رمضان میں رکھے گئے ہیں۔ تو انسان بہت نفع اٹھا سکتا ہے ٭

آیات قرآنی کی ترتیب

آج میں ایک آیۃ پڑھ کر جو رمضان شریف کے متعلق ہے۔ کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے۔ اسکے پہلے اور بعد روزے کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ آیت روزوں کے متعلق ہے۔ یہ آیۃ یہاں بے جوڑ اور بے موقع نہیں۔ قرآن کریم میں کوئی لفظ بھی بے موقع نہیں رکھا گیا۔ جس لفظ کو خدا تعالیٰ نے جہاں رکھا ہے۔ اس کے تعلق کی وجہ سے رکھا ہے اور اسکی مناسبت کے باعث رکھا ہے۔ آیات قرآنی یونہی پراگندہ طور پر پھینک نہیں دی گئیں۔ پس اس آیت کا رمضان سے خاص تعلق ہے۔ میں نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا تھا ٭

روزے کی جزا خدا ہے

آج ایک اور بات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر ایک نیکی کا کچھ بدلہ ہے۔ لیکن روزے کا بدلہ میں خود ہوں۔ یعنی ہر ایک نیکی کا بدلہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے لیکن روزے کے بدلہ میں خود اللہ تعالیٰ ملتا ہے ٭

یہ جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنے پاس سے نہیں فرمایا۔ بلکہ اس آیت سے استدلال کر کے فرمایا ہے۔ آپ کو الگ بھی علم ہو گا۔ مگر وہ اسی آیت کے ماتحت تھا۔ اس آیۃ میں بتایا گیا ہے کہ روزہ دار جو بھوک پیاس کی تکالیف اٹھاتے ہیں۔ تو اسلئے اٹھاتے ہیں کہ خدا کو پائیں۔ خدا کا پتہ معلوم کریں۔ میں نے پہلے کئی بار بتایا ہے۔ کہ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ رمضان میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ اسلئے یہ آیت قبولیت دعا کے ذرائع میں سے ہے ٭

قرب الٰہی کے ذرائع

لیکن آج میں یہ بھی بتاتا ہوں کہ یہ آیۃ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اذا سالک عبادی۔ جب تجھ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق۔ فانی قریب۔ تو میں قریب ہوں۔ اس آیۃ میں روحانی ترقی کا پہلا باب بیان کیا گیا ہے ٭

انسان پہلا قدم جو خدا کی طرف اٹھاتا ہے اسمیں تین تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ جب تک یہ تین تغیر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر یہ تغیر پیدا ہو جائیں تو قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ تین تغیر یہ ہیں۔ اول خدا تعالیٰ کے متعلق سوال پیدا ہو کہ خدا کو ملوں۔ جب یہ خواہش ہو تو کامیابی کے رستے کھلتے ہیں۔ لیکن ہزارہا انسان پیدا ہوتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ ان کے دل میں کوئی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ جن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو ان پر ہنستے ہیں کہ کس خیال میں پڑے ہوئے ہیں۔ شقاوت کی علامت ہے، ایسے شخص کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پس پہلے کسی چیز کی خواہش پیدا ہونی چاہیئے ٭

قبول اسلام کے متعلق ایک نومسلمہ سے سوال

یہاں جو ولایت سے نومسلمہ آئی ہوئی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم نے جو عیسائی مذہب چھوڑ کر اسلام اختیار کیا۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ کیوں نہ تم نے یہ خیال کیا کہ عیسائی مذہب جب جھوٹا ثابت ہوا۔ تو سب مذاہب ہی جھوٹے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری عقل مجھے بتاتی تھی۔ کہ کوئی نہ کوئی مذہب ضرور ہونا چاہیئے کیونکہ سچائی ہے ضرور۔ خواہ وہ عیسائیت میں نہ ہو۔ اسلئے مجھے اسے ڈھونڈنا چاہیئے۔ اور وہ مجھے اسلام میں نظر آئی۔ تو پہلا سوال یہی ہوتا ہے۔ جو کسی چیز کی طرف انسان کو متوجہ کرتا ہے کہ مجھے کسی چیز کی تلاش کرنی ہے۔ جب یہ خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس سے علم کو ترقی ہوتی ہے۔

جویائے حق پر اتباع رسول کریم لازم ہے

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ دوسرا تغیر یہ ہونا چاہیئے کہ سالک تجھ سے (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پوچھیں۔ یعنے ہدایت پانے اور خدا کو تلاش کرنے کے لئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانا اور آپ سے پتہ دریافت کرنا ضروری ہے۔ یہ دو تغیر ہوئے اول یہ کہ سوال کی خواہش پیدا ہو کہ مجھے کچھ پوچھنا اور تلاش کرنا ہے۔ دوسرے اس سے پوچھے جو واقف ہے جس طرح بیمار کے تندرستی پانے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ وہ جانے کہ وہ بیمار ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس ڈاکٹر کے پاس جائے جو اعلیٰ درجہ کا تجربہ کار ہو ٭

مذہب خدا کے لئے اختیار کیا جائے

تیسری بات جو قرب الٰہی کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کا سوال عنی ہو۔ یعنی ان کی غرض محض خدا تعالیٰ کو پانا ہو نہ کہ اغراض کے ماتحت وہ مذہب میں داخل ہوتے ہیں۔ بعض لوگ محض ایک جماعت میں منسلک ہونے کے لئے۔ بعض اخلاق فاضلہ کے لئے بعض معاشرۃ یا تمدن کے خیال سے۔ مگر یہاں فرمایا کہ ان کا سوال محض خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ہو۔ کہ خدا کس طرح مل سکتا ہے ٭

(اسوقت بارش آ گئی۔ حضور نے سلسلہ کلام چھوڑ کر فرمایا بارش ہے تو بے شک آگے کو ہو جاؤ [illegible]

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور و معروف ہر دلعزیز خضاب ایسا مفید و پائدار زمان صرف ایک ایسی شیشی کا نفیس خوشبودار بیغیر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ پانچ سے کم قیمت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرما دیں۔ ... نگوڑی کو لعنت اور دھوکا بازی و مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ... محصول ۹ ر علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت۔ احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

پتہ

منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

براہین احمدیہ پر ریویو

از مولوی محمد حسین بٹالوی

مولوی محمد حسین بٹالوی جو سلسلہ احمدیہ کے اشد مخالفین کا سرگروہ تھا۔ ابتدائی ایام میں جبکہ وہ ضد و تعصب سے خالی اور حضرت مسیح موعود سے معتقدانہ حیثیت رکھتا تھا۔ ان دنوں حضرت اقدس کی تصنیف براہین احمدیہ پر اس نے نہایت صاف دلی سے ایک مبسوط اور مفصل ریویو لکھا۔ اور ساتھ ہی ان مخالف علماء کے جوابات بھی دئیے جنہوں نے حضرت اقدس پر کفر کے فتوے لگائے اور حضرت اقدس کے الہامات کی تردید کی۔ مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے ایک ایک الہام کو لیکر تائیدی اور تصدیقی رنگ میں مخالفین کی دلائل و نظائر دیکر تردید کی ہے۔ اس ریویو میں براہین احمدیہ جیسی مبسوط کتاب کے تمام مضامین کا گویا ایک خلاصہ اور لب لباب پبلک کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے براہین احمدیہ کا ایک فوٹو دل میں کھنچ جاتا ہے۔ اور ہر ایک مخالف و موافق کو اس عظیم الشان کتاب کے پڑھنے کا شوق بڑھتا ہے۔ یہ ریویو اب قریباً مفقود ہو چلا تھا۔ اس نایاب چیز کی ہستی قائم رکھنے کے لئے اسکو رسالہ اشاعۃ السنہ سے بجنسہ نقل کر کے الگ کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے قریباً ڈیڑھ سو صفحہ کی کتاب ہے۔ مخالف علماء کو ملزم کرنے کے لئے یہ ایک کافی حربہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کی کم از کم ایک کاپی ضرور منگا کر رکھیں۔ مخالفین کو دکھائیں اور خود مطالعہ کر کے ازدیاد ایمان کریں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ۱ر)

کتاب گھر قادیان

انجینئرنگ سکول لدھیانہ پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری ۱۹۲۲ء سے یہ سکول باجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی۔ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کیلئے سابقہ کوتوالی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل ۱۹۲۲ء سے کسی پٹھان طالبعلم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا۔ سکول کی آئندہ ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور انجینئرنگ صاحبان کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے۔ پرنسپل محمد سکندر خان صاحب سول انجینئر ہیں۔ جو بیس سال تک انجینئرنگ کالج حیدر آباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ انٹرنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

منیجر انجینئرنگ سکول پشاور

پریسمین اور کمپازیٹر کی ضرورت

قادیان میں انگریزی پریس میں کام کرنے کے لئے ایک پریسمین اور ایک کمپازیٹر کی ضرورت ہے (بہتر ہے کہ دونوں کام ایک ہی شخص بخوبی جانتا ہو) دارالامان کے برکات سے مستفیض ہونے کی خواہش رکھنے والے احمدی اصحاب کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔ درخواستیں حسب ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔ اور کم از کم جو تنخواہ منظور ہو وہ بھی لکھی جائے۔

خاکسار

غلام محمد بی اے منیجر اخبار البشریٰ قادیان

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی

مع ترمیم و اضافہ پہلے سے ڈیوڑھے حجم پر تیسری بار چھپ گئی۔ قیمت ۶ ر

ایک لاجواب تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر مبارک میں دفن ہونے اور سری نگر والی قبر مسیح ناصری کی تردید میں "الحجر الصحیح عن قبر المسیح" لکھ کر بڑا ناز کیا تھا۔ اس کا ناقابل تردید جواب مولوی غلام رسول صاحب صوفی آف راجیکی نے ایسا ارقام فرمایا ہے۔ کہ اس کو پڑھ کر سیالکوٹی کو اپنی ساری حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ ایڈیٹر فاروق نے اعلیٰ کاغذ پر طبع کیا ہے۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے طلب کریں۔ رسالہ کا نام

التنقید ہے

منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان

نیک کام کرنے کے موقعے ملینگے۔ اس لئے تم ہوشیار ہو جاؤ اور چوکس ہو جاؤ۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ مواقع آئیں۔ اور تم انہیں غفلت میں گذار دو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہو۔ جو اپنے ساتھی کو پکارتا ہے۔ لیکن جب وہ آتا ہے۔ تو یہ وہاں سے ہٹ جاتا ہے یا اس کی مانند ہو۔ جو اپنے دوست کے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ مگر جب اس کا دوست آتا ہے تو یہ وہاں سے ہٹ کر دوسرے مکان کے دروازے پر چلا جاتا ہے یا سو جاتا ہے۔ تم نے خدا کی تلاش شروع کی ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا ہے۔ اور خدا کی نسبت کیا ہے۔ تم نے روزے رکھے۔ اور راتیں جاگ کر گذاری ہیں۔ اسلئے کہ تمہارے لئے خدا کے قرب کی راہ کھل جائے تم نے آوازیں دی ہیں۔ اب تمہارا فرض ہے کہ نیکی کے جو مواقع تمہارے لئے بہم پہنچیں۔ ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ خدا کے بندوں سے حسن سلوک کرو۔ تبلیغ کے لئے اگر مال کی ضرورت ہو۔ تو دو دین کے لئے اگر وقت کی ضرورت پیش آئے تو دو۔ اگر جان کی ضرورت پڑے تو دو۔ اور اگر دین کی خاطر عزت بھی قربان کرنی پڑے۔ تو کرو۔ اور ہر ایک نیک تحریک کو قبول کرو۔ جب یہ حالت ہوگی تو کیا ہوگا خدا کا قرب حاصل ہو گا۔

اطمینان کی زندگی

یہ انتہائی قرب نہیں۔ قرب کے بھی مدارج ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات بے انتہا ہے۔ اس لئے اس کے قرب کی راہیں بھی کھلتی رہتی ہیں۔ یہ قرب الٰہی جو اس آیتہ میں بتایا گیا ہے۔ پہلا مقام قرب ہے۔ اس کے بعد شک۔ اور تردد کی حالت جاتی رہتی ہے۔ بلکہ اس کے بعد تسلی اور اطمینان کی زندگی ہوتی ہے۔ جب اس پر چلو گے۔ تو اور زیادہ سے زیادہ اس کے قرب کی راہیں کھلینگی۔ یہ اطمینان کا رستہ ہمیں رمضان میں بتایا گیا ہے۔ اس پر چلکر فائدہ اٹھاؤ۔ تا اطمینان کی زندگی پاؤ۔

ایک پُرحکمت حکم پیغام کی بیہودہ سرائی۔

ہمارا خیال تھا منشی دوست محمد خان صاحب ولایت میں کچھ عرصہ سکونت پذیر رہے ہیں۔ اور گرد کے حالات سے متاثر ہو کر وہ کچھ تہذیب سے آشنا ہو گئے ہونگے۔ اور ان کو یہ سمجھ بھی آ گئی ہوگی۔ کہ فروعاتی بحثوں میں وقت ضائع کرنا ٹھیک نہیں۔ مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک ارشاد پر جو نہایت ہی حکمت پر مبنی ہے۔ ایسی بیہودہ جرح کی ہے۔ کہ مجھے دہراتے ہوئے شرم آ رہی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کا الہام بہرحال پورا ہونا تھا۔ اسلئے ضرور تھا کہ یہ لوگ ایسی ایسی باتیں کریں۔ اور پھر انہیں اپنے لئے موجب افتخار سمجھیں۔

ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں حضرت خلیفۃ المسیح ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

"اگر کوئی احمدی غیر احمدی کا جنازہ غیر احمدی امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اور غیر احمدی کو لڑکی دیتا ہے تو اس کی رپورٹ ہمارے پاس کرنی چاہیئے۔ فتویٰ یہ ہے۔ کہ ایسا شخص احمدی نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے۔ آپ کا کام نہیں۔"

اس پر جناب مدیر پیغام صلح رقمطراز ہیں:۔

"ہاں بے شک مریدوں کا کام نہیں کہ وہ جناب خلافت مآب کے فتویٰ پر خود ہی عملدرآمد شروع کریں انہیں کیا معلوم کہ جس شخص پر یہ فتویٰ عائد ہوتا ہے۔ اس نے پیر صاحب کی جیب کو سیم و زر سے بھر دیا ہے۔ اور اس لئے اس کے متعلق فیصلہ کرنا قرین مصلحت نہ ہو۔"

اس حماقت اور نامعقولیت کو دیکھئے معلوم نہیں اس شخص کے سر میں دماغ ہے یا کیا؟ اگر کوئی سمجھدار انسان ہوتا تو وہ اس فلسفہ حکم کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتا۔ اور مان جاتا کہ واقعی یہی وجود خلافت مسیح موعود کے تخت پر متمکن ہونے کا اہل تھا۔ سنو! میں تمہیں سمجھاؤں۔ ایک ہوتا ہے فتویٰ۔ ایک ہوتا ہے قضا۔ فتویٰ تو عام ہے۔ جو بیان حکم شریعت کا نام ہے۔ لیکن اب یہ فیصلہ کرنا کہ آیا فلاں شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یا نہیں؟ یہ حاکم کا کام ہے۔ ہر شخص اس کا اہل نہیں ہو سکتا۔ اور اہل ہو بھی۔ تو بھی سب کو خود بخود فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں دیا جا سکتا۔ اس طرح تو دم بھر میں ابتری پھیل جائے۔ مثلاً آج حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ سیٹھی لاہور سے اُتر سے۔ اور پیدل چلے آئے۔ اور سفر خرچ کے بل میں ہر تانگے کے دکھا دئیے۔ اب ماسٹر فقیر اللہ صاحب خود ہی فیصلہ کرلیں کہ یہ شخص خائن ہے۔ بددیانت ہے کذاب ہے۔ اور قرآن شریف میں جھوٹے پر لعنت آئی ہے۔ اسلئے ملعون ہے۔ اور پھر ملعون کو [illegible] کھودیں۔ تو ضرور دونو گتھم گتھا ہو جائینگے۔ لازمی یہ ہے کہ پہلے ملزم کا جواب لیا جائے۔ پھر ایک حاکم فیصلہ دے۔ سمجھے آپ؟ ایک شخص سمجھتا ہے کہ فلاں شخص نے حضرت مسیح موعود کے کسی حکم کو توڑا ہے۔ اور وہ خود ہی اسپر تعزیر قائم کردے۔ تو فساد بڑھیگا۔ اس کے لئے علیحدہ محکمہ قائم ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کی تعزیرات ہند میں دفعات مذکور ہیں سزائیں بھی لکھی ہیں۔ مگر آپ کو اختیار نہیں کہ گھر بیٹھے ہی فیصلہ کرلیں۔ آج زید نے بکر کو قتل کیا ہے۔ تو بکر کا رشتہ دار زید کو قتل کردے اور کہدے کہ میں نے تعزیرات ہند کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ مجھے حاکم اعلیٰ کے پاس جانے کے لئے کیوں کہا جاتا ہے۔ کیا میں تعزیرات ہند کو پڑھ نہیں سکتا یا سمجھتا نہیں۔ کیا اسلئے کہ حاکم کی جیب کو سیم و زر سے بھر دیا گیا ہے تو میرا اپنا فیصلہ قرین مصلحت نہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ایسا جواب نہایت نامعقول سمجھا جائیگا۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح نے عام فتویٰ تو بتا دیا۔ لیکن جب قضاء کی ضرورت ہو اور کسی خاص شخص کی نسبت یہ فیصلہ کرنا ہو کہ آیا اس نے حکم کی خلاف ورزی کی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اس کی رپورٹ مرکز میں پہنچے۔ یہاں سے ملزم کے بیانات بھی لئے جائینگے۔ ضروری تحقیقات کے بعد حکم

مسلمانوں کو غلط خیالات سے بچانے کی ضرورت

(ایک غیر احمدی مسلمان جرنلسٹ کے قلم سے)

اخبار "بمبئی کرانیکل" نے جو اسلامی اور ہندوستان کے سیاسی معاملات میں بڑی دلچسپی لیتا ہے۔ اپنے ۱۸ اپریل گذشتہ کے مقالہ افتتاحیہ میں منجملہ دیگر امور کے حسب ذیل خیالات بھی ظاہر کئے تھے:۔

"ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ کس طرح مہاتما گاندھی نے اپنی پالیسی اور پبلک تقاریر میں قرآن سے مطابقت کی ہے۔ حالانکہ وہ قرآن شریف کی تعلیم سے واقف نہیں ہیں۔ اور ہم اکثر اوقات یہ بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ کس طرح بعض مسلمانوں کے افعال قرآن کی تعلیم سے مطابقت نہیں رکھتے۔ حالانکہ وہ اسکی تعلیم سے واقف ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مہاتما جی کی حرکات و سکنات افعال اور زندگی اس اعلیٰ روحانی معیار پر ہے۔ جہاں سوائے [illegible] قانون یا شریعت کے اور کوئی قانون کام نہیں دیتا۔ جس کا اعلان قرآن شریف نے کیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کیوں ایک ہندو ولی اس جہاد کے معاملہ میں ایک مسلمان کے مقابلہ میں جو درجہ ولایت تک نہ پہنچا ہو۔ بہتر رہنما ہو سکتا ہے۔ اور کیوں اس (مہاتما گاندھی) کے دعویٰ لیڈری کو ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے تسلیم کر لیا ہے۔"

گاندھی جی نے جو خدمت مسئلہ خلافت کے متعلق انجام دی ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور اس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں (وہ خلافت ہی کیا ہے جس کے لئے کسی غیر مسلم کا زیر احسان ہو کر گردن خم کرنی پڑے۔ الفضل) لیکن اس سے مسلمان یہ نہیں مان سکتے کہ مہاتما جی ولی ہیں یا وہ ان کے خیالات قرآن پاک سے مطابقت رکھتے ہیں۔ قرآن کریم میں منضبط حکومت کے خلاف انقلاب کی تعلیم نہیں پائی جاتی۔ مگر سول نافرمانی جسے قانون شکنی کہنا بجا ہے۔ اور جو مہاتما گاندھی جی کی تحریک عدم تعاون کا جزو اعظم ہے۔ علانیہ انقلاب انگیزی ہے۔ اور اس کی ایک قسم جو "جارحانہ نافرمانی" بتلائی گئی ہے۔ وہ حکومت وقت کا معاندانہ مقابلہ ہے۔ اسلئے مہاتما جی کی تحریک عدم تعاون قرآن کریم کی تعلیم سے ہرگز مطابقت نہیں رکھتی۔ مہاتما گاندھی ہندو ہیں۔ ممکن ہے وہ اسلام کی تعلیم سے واقف ہوں۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ وہ اسکی صداقت کے قائل بھی ہیں۔ ان کی یہ واقفیت ایسی ہی ہے۔ جیسی کہ کسی عیسائی یا آریہ سماجی یا دیگر غیر مسلمان کی قرآن سے واقفیت یا کسی مسلمان کی انجیل۔ وید اور پوران سے واقفیت۔ اور محض اس طرح کی واقفیت کی بناء پر مہاتما جی مسلمانوں کے ان کے مذہبی معاملہ یعنی مسئلہ خلافت میں لیڈر نہیں ہو سکتے جو لوگ ان کو اس معاملہ میں لیڈر مانتے ہیں۔ ان کے فہم کا قصور ہے۔ اسی طرح مہاتما گاندھی محض تعلیم قرآن سے واقفیت کے باعث ولی نہیں کہلا سکتے۔ جب تک کہ وہ علانیہ مسلمان نہیں ہوتے۔ اور جب تک کہ وہ اپنے اسلام لانے کا زبان سے کھلا اقرار اور دل سے اسکی تصدیق نہیں کرتے۔ مہاتما گاندھی اسوقت تک ہندو ہیں اور مشرک۔ ایک مشرک نہ تو "ولی" ہو سکتا ہے۔ اور نہ مذہبی معاملات میں مسلمانوں کا رہبر۔ بمبئی کرانیکل کی سخت ترین غلطی ہے۔ کہ وہ مہاتما گاندھی جی کو "ولی" اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں کا لیڈر بتاتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں نے کبھی گاندھی صاحب کو اپنا رہبر نہیں مانا۔ البتہ ان مسلمانوں نے جو تحریک عدم تعاون کے غلطی سے حامی بن گئے ہیں۔ مہاتما گاندھی کو رہبر تسلیم کیا ہے اور بس۔ گاندھی صاحب کو "ولی" اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں کا لیڈر بتانے سے مذہب سے کم واقفیت رکھنے والے اور غیر معاملہ فہم مسلمانوں میں مسئلہ ولایت کے متعلق غلط خیالی اور گمراہی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور نیز اس غیر امر واقعہ کو پختگی ہو سکتی ہے۔ کہ مہاتما تمام مسلمانوں کے رہبر ہیں۔ اسلئے اس کی تردید ضروری سمجھی گئی ہے۔ اسوقت تک مسلمان اندھا دھند تقلید سے اور اپنے لیڈروں کی مذہبی ناواقفیت کی وجہ سے جس قدر تکالیف اور نقصان اٹھا چکے ہیں۔ ظاہر ہیں۔ ہجرت کے معاملہ کو ہی لیجئے۔ یہ ان مسلمانوں کے لئے روا ہے جو غیر مسلم حکومت کے تابع ہوں اور جن پر حکومت کی طرف سے ایسی سختیاں کی جائیں جو قوت برداشت سے باہر ہوں جیسی کہ مصر میں بنی اسرائیل سے اسوقت کی گئی تھیں۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی مخلصی کے لئے گئے تھے یا اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمانوں کے ساتھ اسوقت کی گئی تھیں۔ جبکہ ان کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنی پڑی۔ مگر مسلمانان ہند پر حکومت کی طرف سے یا ہموطن اقوام کی طرف سے اس قسم کی سختیاں نہیں کی گئیں۔ جن کا نشانہ مصر کے بنی اسرائیل کو یا ابتدائی زمانہ کے مسلمانان مکہ کو بنایا گیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض مسلمانوں نے جو نام نہاد لیڈر ہیں تحریک عدم تعاون اور سیاسی غرض کی حمایت کی خاطر مسلمانان ہند کو افغانستان میں ہجرت کرنے کی ترغیب دلائی۔ جس سے ہزاروں مسلمانوں کو ناقابل برداشت اور ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اور تحریک ہجرت کو جس ناکامی کا سامنا ہوا۔ عیاں ہے۔ اسی طرح ترک موالات ہے۔ جس میں اگرچہ بلاتشدد کی شق لگا دی۔ لیکن جیسی اسکی مٹی پلید ہوئی ظاہر ہے۔ بمبئی۔ مدراس۔ مالیگاؤں۔ چوری چورا۔ بریلی وغیرہ کے فسادات میں بے حد نقصان جان و مال ہوا۔ باوجود ان نقصانات کے حامیان عدم تعاون اور ان کے ہمخیال اخبارات جنمیں سے ایک بمبئی کرانیکل بھی ہے۔ عدم تعاون کی تبلیغ و اشاعت میں منہمک ہیں۔ حالانکہ مسئلہ خلافت کے تعلق میں اس کا جواز ناممکن ہے۔ پھر بھی یہ عدم تعاونی کھینچ تان کر عدم تعاون کا تعلق مسئلہ خلافت کے ساتھ وابستہ کرنے کی کوشش میں سرگرم ہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کو غلط راستہ پر چلنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ عاقبت اندیش اور معاملہ فہم مسلمانوں کا اب فرض یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو غلط خیالات اور تعلیمات سے بچانے کے اور انکو عدم تعاون کے تباہ کن راستے سے ہٹانے

چندہ خاص کے متعلق بعض اطلاعیں

ہوشیار پور سے راجہ علی محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔
مَیں نے ہر ایک انجمن کے پاس مختصر طور پر نتیجہ کانفرنس (مجلس شوریٰ) لکھ کر اور چندہ کی وصولی کے متعلق جو حکم ہے بھیجدیا ہے۔ اور مقامات ذیل پر خود جا کر وصولی کا انتظام کیا ہے۔ اور آدمی مقرر کر دیئے ہیں۔ ضرب دیال۔ بیگم پور۔ پھمبیال۔ شام چوراسی سرشت پور کا انتظام چودہری رحمت خان صاحب زیر نگرانی سید پیر حاجی صاحب کے سپرد ہے۔ پیر صاحب تا وصولی چندہ وہاں ہی قیام پذیر رہینگے۔ گڑھ شنکر پنام۔ بیرم پور۔ سڑوعہ۔ میں نے خود جا کر سڑوعہ والوں کو تاکید کر دی ہے۔ چودہری محمد علی صاحب اور چودہری عبد العزیز صاحب و چودہری نبی خان صاحب نے ذمہ لے لیا ہے۔ لیکن چودہری سعادت علیخان صاحب بیرم پور والے بھی نگرانی کرینگے۔

ماہل پور۔ اہرانہ۔ کھگانہ نہیں پہنچ سکا۔ تحصیل دسوہہ میں خود جانے کی کوشش کرونگا۔ اگرچہ مَیں نے انجمنہائے اجمیر کو لکھ دیا ہے۔ اور وہاں سے وصولی کی امید بھی ہے۔ کیونکہ چودہری نبی بخش صاحب خود تندہی سے کام کرنیوالے ہیں۔ حاجی صاحب چودہری غلام احمد صاحب سے میں ملا تھا۔ وہ کوشش فرماتے ہیں۔ اور کاٹھ گڑھ میں تشریف لیجائینگے اُمید ہے کہ ضلع کی کل رقم غالباً وصول ہو جائیگی۔

محمد عبد اللہ صاحب۔ سکرٹری انجمن احمدیہ نوشہرہ تحریر فرماتے ہیں:۔
یہاں کی جماعت نے بخوشی تمام ایک ایک ماہ کی تنخواہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ شیخ احمد اللہ صاحب۔ ہیڈ کلرک۔ ۱۴۰
۲۔ بابو فیروز علی صاحب اسٹیشن ماسٹر خیر آباد۔ ۹۰
۳۔ جناب بابو عبد الغفور صاحب پوسٹماسٹر ۸۰
۴۔ جناب راجہ اللہ داد خان صاحب سٹیشن ماسٹر ۶۵
۵۔ جناب سید عباس علی شاہ صاحب گارڈ ریلوے ۶۰
۶۔ محمد عبد اللہ صاحب سکریٹری۔ ۸ /۔ ۵۸
۷۔ مستری محمد دین صاحب چھاؤنی۔ ۵۵
۸۔ بابو عبد العزیز صاحب رسالپور۔ ۵۱
۹۔ جناب شیخ محمد اسلم صاحب رسالپور۔ ۴۵
۱۰۔ جناب مستری غلام محمد صاحب ۴۰
۱۱۔ جناب شیخ فضل الرحمان صاحب ڈاک بنگلہ۔ ۴۰
۱۲۔ شیخ محمد جان صاحب۔ ۲۵
۱۳۔ منشی کریم بخش صاحب۔ ۲۰
۱۴۔ شیخ عبد الرحمان صاحب قصاب۔ ۲۰
۱۵۔ شیخ عبد الرحمان صاحب ڈاک بنگلہ۔ ۱۲
۱۶۔ شیخ شمس الدین صاحب۔ ۱۰

میزان کل ۸ /۔ ۸۱۱

پہلی قسط انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ تاریخ مئی ۲۲ء تک وصول کرکے ارسال خدمت ہوگی۔ مستورات میں بھی تحریک کی گئی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں سے وصول ہو جائیگا۔

شیخ فضل احمد صاحب کیمل کور راولپنڈی سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو تحریر فرماتے ہیں:۔
جب حضور کا پیغام مندرجہ اخبار سُنایا گیا۔ اور تحریک کی گئی۔ تو جس قدر احباب کور میں خادم کے ساتھ ہیں سب نے نہایت خلوص کے ساتھ نہ صرف ایک ایک ماہ کی تنخواہ بلکہ اس سے بھی زیادہ دینے کی خواہش ظاہر کی۔ اور بعض نے تو ایک ہی قسط میں رقم ادا بھی کر دی۔ خادم نے بھی اپنی تنخواہ ماہوار ۱۵۰ کے بجائے دو سو روپیہ تو ابھی دے دیا۔ اور ابھی نیت اور ارادہ ہے کہ ایک صد روپیہ اور بھی دوں۔ اللہ تعالیٰ ادا کرنے کی توفیق دے۔

آمین

ناظر بیت المال۔ قادیان دارالامان

دوسرے اغراض کے لئے نہیں۔ بلکہ محض خدا کے لئے اختیار کیا جائے۔ ہاں اگر دوسرے فوائد حاصل ہو جائیں۔ تو ہو جائیں۔ مذہب سے غرض دوسرے فوائد نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ محض خدا ہونا چاہیئے ◆

یہ پہلا مقام ہے۔ جو قرب الٰہی میں حاصل کرنا ضروری ہے۔ یاد رکھو۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب اذا کے بعد (ف) آتی ہے۔ تو اس کے معنے ہوتے ہیں کہ پہلے کام کے نتیجہ سے یہ ہو گا۔ پس فانی قریب کے یہ معنے نہیں ہیں کہ میں اللہ قریب ہی ہے۔ بلکہ یہ بھی ہیں کہ جب یہ تین باتیں جمع ہو جائیں یعنی سوال کریں کہ ہمیں خدا کی جستجو کی ضرورت ہے۔ پھر تجھ سے سوال کریں۔ اور میری ذات کے لئے کریں۔ فلاسفروں سائینسدانوں سے یا عیسیٰ یا موسیٰ سے نہیں۔ بلکہ تیرے پاس آئیں قرآن کے پاس آئیں۔ احادیث میں ڈھونڈیں یا تیرے خلفاء کے پاس آئیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق دریافت کریں کہ خدا کیونکر مل سکتا ہے۔ فرمایا۔ جب یہ تیرات ہو جائیں۔ تو اس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ میں اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ کسی کی یہ غرض نہ ہو کہ مال مل جائے۔ یہ خواہش نہ ہو کہ جماعت مل جائیگی۔ بلکہ خدا کی تلاش ہو۔ تو ان تینوں باتوں کے نتیجہ میں میں قریب ہو جاتا ہوں۔ یہ پہلا مقام ہے ◆

خدا کی طرف سے بلاوا

پھر فرمایا۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ اس کے بعد لازمی نتیجہ کیا ہے۔ اور طبعی نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ آپ لوگوں میں سے بہت سے لوگ جنگلوں میں نہیں گئے ہونگے۔ صحرا میں گیا ہوں۔ جب کوئی ساتھی دور چلا جاتا ہے۔ تو پھر انسان اس کی تلاش کرتا ہے۔ کوئی شخص ملے۔ تو اس سے پوچھتا ہے۔ کہ کیا ایسی شکل ایسی ٹوپی ایسے قد کا آدمی تو تم نے نہیں دیکھا ہے۔ جب وہ کہتا ہے کہ ہاں دیکھا ہے۔ اور قریب ہی جاتا ہے تو انسان بے اختیار ہو کر آواز دیتا ہے۔ "او نور محمد" مثلاً اس کا نام نور محمد ہے۔ تو فوراً اسکو پکارتا ہے۔ کہ وہ اور آگے نہ چلا جائے۔ اور وہ آگے سے جواب دیتا ہے۔ ادھر آجاؤ میں یہاں ہوں۔ اسی طرح جب خدا سے ملنے کی خواہش انسان میں پیدا ہوتی ہے تو وہ رسول کریم سے پوچھتا ہے یعنی جب انسان کے دل میں خدا کے پانے کی خواہش ہوتی۔ اور وہ پوچھ بھی لیتا ہے۔ کہ کیا وہ مل سکتا ہے۔ تو وہ بے اختیار کہتا ہے۔ خدایا میں تیرا قرب چاہتا ہوں تجھ سے ملنا چاہتا ہوں۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ ادھر آجاؤ۔ اسی کے متعلق فرمایا۔ میں پکارنے والوں کی آواز کا جواب دیتا ہوں۔ یہ دوسرا قرب ہوا۔ پہلا تو یہ تھا کہ انسان اس کی تلاش میں جا رہا تھا۔ دوسرا یہ ہے کہ خدا کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اے ڈھونڈنے والے ادھر آؤ۔ میں یہاں ہوں۔

خدا کی باتیں مانو اور اسپر بھروسہ کرو

پھر کیا ہوتا ہے۔ فرمایا۔ اسپر نہ ٹھہر جاؤ۔ بلکہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔ جیسا کہ پیچدار رستوں میں قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ تم جس کو تلاش کرتے ہو۔ اور وہ تمہاری آواز سن لیتا ہے۔ تو وہ تمہیں بتاتا ہے۔ اس راستے سے آنا۔ اس طرف کو مڑنا۔ فلاں درخت کے نیچے سے آنا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے ملنے کی ترکیبیں بتلاتا ہے۔ جن پر چلکر انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نیک اعمال کے رستے بتاتا ہے۔ نیک سلوک کے مواقع بہم پہنچاتا ہے کوئی فقیر اس کے پاس بھیجدیتا ہے کہ اس سے نیک سلوک کرے۔ اور ثواب حاصل کرے۔ تبلیغ کا کوئی موقع بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کے متعلق یہ ضروری نہیں کہ الہام ہی خدا کی طرف سے ہو۔ بلکہ نیکی کرنے کے مواقع انسان کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اسوقت انسان کو چاہیئے کہ ان تحریکات کو قبول کرے۔ خواہ وہ اندرونی ہوں یا بیرونی۔ پھر فرمایا۔ ولیومنوا بی۔ مجھ پر توکل اور بھروسہ بھی رکھیں اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ مجھ تک پہنچ جائینگے۔ اس طرح رویت کا مقام حاصل ہو گا یا وصال کا مقام مل جائیگا ◆

پہلی حالت تو سماعی تھی۔ سنا تھا کہ خدا مل سکتا ہے۔ دوسری یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ ہاں میں قریب ہوں۔ تیسرا یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے قرب پانے کے رستے کھولتا ہے۔ نئے نئے مواقع پیدا کرتا ہے۔ اگر انسان ان کو استعمال کرے۔ اور خدا پر توکل رکھے تو ایک دن خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ پس اس آیۃ میں قرب الٰہی کے یہ تین مدارج بتائے گئے ہیں ◆

ہم نے پہلا مقام حاصل کر لیا

ہماری جماعت کے لوگوں کو خدا کے فضل سے پہلا موقع تو مل گیا۔ کہ اول ہم خدا کی تلاش میں ہیں دوسرے ہم نے مولویوں سے نہیں پوچھا۔ بلکہ ایک نبی سے پوچھا ہے۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونے کی حیثیت میں گویا کہ محمدؐ ہے۔ اور اس طرح ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی سے پوچھا ہے۔ تیسرے سوال بھی خدا تعالیٰ ہی کے متعلق کیا ہے کہ ہمیں خدا کے قرب کی راہ بتائیے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس رمضان میں موقع بھی دعاؤں کا خوب مل گیا۔ اور قریباً ہر ایک شخص نے یہی دعا کی ہو گی کہ خدایا میں تیرا قرب چاہتا ہوں ◆

خدا کی طرف سے جو تحریک ہو۔ اسکو قبول کرو

اب اگلا مرحلہ یہ ہے۔ کہ خدا کی طرف سے نیکی اور ثواب حاصل کرنے کے لئے جو مواقع نکالے جائینگے۔ ان پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان سے ہمیں قرب الٰہی حاصل ہو گا ◆

ہمیں مشکلات بھی درپیش ہونگی۔ مگر ان کا نتیجہ کامیابی ہو گا۔ کیونکہ جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

پس اب اگر سلسلہ کے لئے مشکلات برداشت کرنی پڑیں۔ تو ہمیں پہلو تہی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ہمیں اپنی قربانیوں سے اس آواز پر لبیک کہنا چاہیئے۔ کیونکہ تو تم نے آوازیں دی ہیں۔ دعائیں کی ہیں کہ خدایا ہم تجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اور ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے الہام کی ضرورت نہیں۔ بلکہ نیکیوں کے رستے بتلانا بھی یہی ہے۔ سو ان دعاؤں کے بدلے میں ہمیں

ہندوستان کی خبریں

مکہ کا راستہ محفوظ ہے شملہ ۲۷ مئی - جدہ کی ایک اطلاع مورخہ ۲۲ مئی مظہر ہے کہ جدہ مکہ روڈ بالکل محفوظ ہے - اور تین قافلہ جو مکہ سے مدینہ روانہ ہوئے تھے - وہ رمضان شروع ہونے سے پہلے مکہ واپس آئے اور ان کو کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا - آب و ہوا میں کوئی خرابی نہیں ہے -

مولوی حسرت موہانی کا جیل کا کھانا معلوم ہوا ہے کہ مولوی حسرت موہانی سابرمتی جیل کے کھانے کے لئے پندرہ روپیہ ماہوار ادا کرتے ہیں - چونکہ آپ کا یہ اصول ہے کہ کسی مقام پر مفت کھانا نہیں کھاتے اس لئے آپ نے یہ طرز عمل اختیار کیا ہے -

ایک جہاز کی حیرت انگیز نجات مدراس - ۲۹ مئی - "اسکونر" نامی جہاز جس پر مسٹر مرگن دت پہلے تاجر و مالک جہاز جفنا کے ہمراہ ٹن مال لدا ہوا تھا - سنیچر کو شام کے وقت مدراس کے بندرگاہ میں رسی سے کھینچا گیا - اس کا تختہ اور اس کا بادبان ٹوٹ گیا - نراین سوامی پلے نے جو سترہ سال سے جہاز رانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں - مدراس میل کے نامہ نگار سے اس جہاز کے خطرناک حادثہ کے متعلق حسب ذیل دلچسپ امور بیان کئے ہیں -

"اسکونر" ۱۴ اپریل کو ۳۵۰۰ غلہ کے بورے ۳۰۰ بھوسے کے بورے لے کر برما سے روانہ ہوا اس کے بعد اسے تین مرتبہ طوفان کا مقابلہ کرنا پڑا - اکیاب سے روانہ ہونے کے تیسرے دن جب یہ جزائر انڈمن کے قریب پہونچ رہا تھا - سمندر کی موجوں نے اس قدر ادھر ادھر اچھالا کہ آخر کار اس کے تین مستول میں سے دو ٹوٹ گئے - اس کا بادبان تار تار ہو گیا - اور اس کے سب سے آگے کا پال بھی غارت ہو گیا - جہاز ران نے کسی صورت سے ان کی مرمت کر لی - یہ آگے چل نکلا چند میل کا سفر طے کرنے کے بعد جزائر انڈمن نظروں سے غائب ہو گئے - لیکن اس وقت ایک دوسرے طوفان نے اس پر حملہ کر دیا - بعد سے ترنکومالی پہنچایا گیا جو اس کے مقام روانگی جفنا سے پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - اس جگہ ۷ مئی کو سب سے زیادہ بلا خیز طوفان کا اسے سامنا ہوا اور یہیں اس کا بادبان اور مستول ایک مرتبہ پھر یک قلم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا - جہاز ران اور مسافروں نے اپنے آپ کو خاموشی سے قسمت کے حوالے اور خدا کے سپرد کر دیا - اتفاق سے ایک لہر ایسی اٹھی کہ اس نے جہاز کو مدراس کی طرف بہانا شروع کر دیا - ۲۵ دن سمندر میں رہنے کے بعد جہاز کسی صورت سے مدراس پہونچ گیا - اندازہ کیا جاتا ہے کہ مرمت میں پندرہ ہزار روپے خرچ ہونگے - جہاز پر جو مال لدا ہوا تھا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا -

سرسوں رائی اور السی کی فصل کلکتہ - یکم جون - ہندوستان بھر کی رائی اور سرسوں کی فصل کے متعلق جو آخری عام یادداشت شائع ہوئی ہے اسمیں اندازہ کیا گیا ہے کہ ۶۱۰۴۰۰۰ ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے جس سے ۱۴۸۱۰۰۰ ٹن بیج نکلیگا - حالانکہ سال گذشتہ میں ۸۵۷۰۰۰ ٹن برآمد ہوئی تھی - السی کے متعلق اندازہ کیا گیا ہے کہ ۲۹۹۳۰۰۰ ایکڑ زمین زیر کاشت ہے جس سے ۴۳۴۰۰۰ ٹن برآمد ہوگی - حالانکہ سال گذشتہ میں ۴۷۰۰۰۰ ٹن برآمد ہوئی تھی -

موپلوں کی تازہ بغاوت مدراس - ۳۰ مئی - مدراس میل کا وقائع نگار کالی کٹ سے رقمطراز ہے - کہ کونارا تھنگل کی جماعت نے باغیوں کی ہمراہی میں جن کی تعداد ساٹھ اور سو کے درمیان بیان کی جاتی ہے - ارنگتی پر حملہ کیا - بازار لوٹ لیا - گولی چلائی اور اس کے بعد کزسپرمبہ کی طرف چلی گئی - باغیوں کی جماعت علی الاعلان آئی اور فوجوں کو دعوت جنگ دی - اریکوڈ - ماجیری اور دیگر مقامات سے فی الفور فوجیں آگئیں اور انہوں نے باغیوں کو گھیر لیا - اطلاعات مظہر ہیں کہ باغیوں کو شکست ہوئی - لیکن ابھی تک ان خبروں کی تصدیق نہیں ہوئی -

گجرات پراونشل کانفرنس میں سول نافرمانی کی مخالفت احمد آباد - ۲۷ مئی - گجرات پراونشل کانفرنس کا چھٹا اجلاس آج ختم ہوا - کانفرنس نے بردولی - دہلی پروگرام پر کامل اعتماد کا اظہار کیا ہے - تمام پراونشل کانگریس کمیٹیوں سے سفارش کی گئی ہے کہ جب تک کانگرس کا تعمیری پروگرام مکمل نہ ہو جائے - انفرادی سول نافرمانی کے متعلق آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اختیار کو استعمال میں نہ لایا جائے - آئندہ انتخاب کے موقعہ پر اصلاحی کونسلوں میں جانے کی سختی سے مخالفت کی گئی اور کہا گیا کہ یہ ترک موالات کے بنیادی اصول کے قطعاً خلاف ہے -

لدھیانہ پولیس کے خلاف الزامات کی تردید لاہور - ۲۹ مئی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ ۱۳ مئی کے "آکالی" میں ایک مضمون چھپا تھا جس میں موضع نتھووال میں لدھیانہ پولیس کے رویہ کے خلاف بعض الزامات لگائے گئے تھے - تحقیقات کی گئی - معلوم ہوا ہے کہ یہ الزامات مصنوعی ہیں - اور اس قسم کا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا جس کی مضمون مذکور میں توضیح کی گئی ہے -

اطالوی اخبار نویس ہندوستان میں دہلی - ۲۶ مئی - سائنر امالو سپولانا نامہ نگار خصوصی "سٹامپیا" جو ٹیورن کا ایک اطالوی جریدہ ہے ہندوستان کی سیاحت کر رہا ہے - اور دہلی میں وارد ہوا ہے - اب وہ شملہ جائیگا -

پنجاب کی پہلی ایم اے خاتون مس خدیجہ بیگم فیروز الدین بی - اے (آنرز) ایم - اے (تاریخ) میں کامیاب ہوئی ہیں - آپ پنجاب میں دوم رہی ہیں - اور خانگی طور پر امتحان میں شریک ہوئی تھیں آپ پہلی ہندوستانی خاتون ہیں - جو ایم اے پنجاب یونیورسٹی سے پاس کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں - اور ہندوستان بھر میں پہلی مسلمہ ہیں جس نے ایم اے کی ڈگری لی ہے -

بنک کے مقدمہ ڈکیتی میں اقبالی ملزم کا بیان الہ آباد - ۳۱ مئی - بنک کے مقدمہ ڈکیتی میں کاشی پرشاد سنگھ اقبالی ملزم نے واقعات بیان کئے کہ کیونکر ڈکیتی کا انتظام کیا گیا تھا - اور کس طرح ڈاکہ ڈالا گیا - اس نے کہا کہ ملزم عورت کو اس لئے لے گئے کہ شبہ نہ ہو - سماعت ابھی ہو رہی تھی - کہ عدالت میں خبر پہنچی کہ اقبالی ملزم نے جس درگا پرشاد مفرور ملزم کا ذکر کیا ہے - وہ الہ آباد میں گرفتار ہو گیا ہے - اور عنقریب اسے مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائیگا -

غیر ممالک کی خبریں

کیا فرانس آمادۂ جنگ ہے نیز - ۲۶ رمئی - موسیو کلیمنشو نے ایک تقریب دعوت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ پہلے فرانس پر الزام عاید کیا کرتے تھے۔ کہ وہ جنگ میں فتحیاب ہونے کے قابل نہیں ہے آج اس کے بالکل خلاف یہ جرم لگا رہے ہیں کہ فرانس جنگ شروع کرنے کا خواہشمند ہے۔

آپ نے زوردار لہجہ میں فرمایا۔ ہم جنگ کے خواستگار نہیں ہیں لیکن ہم جنگ شروع کر سکتے ہیں۔ اور جنگ کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہم اپنے اتحادیوں کو ترک کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن انہیں یہ لازم ہے کہ ہمارے مفاد کو دوسروں کی خاطر قربان نہ کریں۔ فرانس امن وامان قائم رکھنے کی شدید جدوجہد کر رہا ہے۔ لیکن اس کی سعی و کوشش کی ایک حد بھی ہے جس سے وہ باہر نہیں جا سکتا

شہزادہ ویلز مصر جائینگے قاہرہ - ۰ ۳ رمئی - اعلان کیا گیا ہے کہ شہزادہ ویلز نے قاہرہ جانے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ امید ہے ۱۰ رجون کی صبح کو وہاں پہونچینگے۔ اور ۱۱ رکی شام کو وہاں سے روانہ ہو جائینگے۔ آپ غالباً شاہ مصر کے ساتھ لنچ اور لارڈ النبی کے ساتھ ڈنر کھائینگے۔

ایک عراقی پروفیسر انگلستان میں لندن - ۲۷ رمئی - شاہ فیصل نے پروفیسر جمال آفندی الراذی کو سرکاری مدارس کے طریق تعلیم بالخصوص جسمانی تعلیم اور ورزش کے متعلق مطالعہ کرنے کے لئے لندن بھیجا ہے۔ پروفیسر صاحب اس وقت ہیرو میں مقیم ہیں۔

کولیشن سے ایک اور ممبر کی علیحدگی لندن - ۲۹ رمئی کولیشن کو ایک اور حامی و شریک کار سے دست بردار ہونا پڑا۔ کیپٹن ٹرل ممبر پارلیمنٹ نے آزاد خیال قدامت پسندوں کی جماعت کی شرکت قبول کر لی ہے۔

کیپٹن ٹرل اعلان کرتے ہیں۔ کہ کولیشن کی خارجہ حکمت عملی صرف وقتی ہے۔ اس سے دیرپا فوائد مرتب نہیں ہو سکتے۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ اس سے دول یورپ میں تعلق بے چینی پیدا ہو جائے۔

عراق کی فوج کے اخراجات کا سوال لندن - ۳۱ ر - دیوان عام میں کمانڈر کنورتھی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے۔ مسٹر چرچل نے فرمایا۔ اگر اس سال عراق کے مصارف وہاں کے محاصل سے زیادہ ہوئے۔ تو حکومت عالیہ کے خزانہ سے یہ خامی پوری کی جائیگی۔ عراق کی افواج کے تمام اخراجات مقامی محاصل سے ادا کئے گئے ہیں۔ شاہی فوج اور عراق کے دستوں کا مصارف کا بار حکومت عالیہ پر پڑا ہے۔

ترکی مظالم کے متعلق جنرل ٹاونشنڈ کا بیان لندن - ۳۱ رمئی - دارالعوام کے ایک رکن نے اجلاس کو معرض التوا میں ڈالنے کی درخواست کی اس پر ممبر جنرل سر چارلس ٹاونشنڈ نے ترکوں سے دوستانہ و مخلصانہ تعلقات و ربط قائم کرنے کی ضرورت پر توجہ مبذول کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جنگ ترکی و یونان کا ختم کرنا ازبس ضروری ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس کے جاری رہنے سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ کہیں ترک روس سے جارحانہ معاہدہ نہ کریں۔ اگر ایسا ہو گیا۔ تو اس کی وجہ سے ہندوستان خطرہ میں مبتلا ہو جائیگا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تمام دنیائے اسلام میں ایک نئی روح سرائت کر رہی ہے۔ اور اس امر پر زور دیا۔ کہ ترکوں کو دوست بنانے کی حکمت عملی اختیار کی جائے آپ نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ ترکوں کے مظالم کی اطلاعات قطعاً بے بنیاد ہیں۔

دارالعوام میں آئرلینڈ کے متعلق بیانات لندن - ۳۰ رمئی - جناب چرچل نے دیوان عام میں یہ اعلان کیا ہے۔ حکام کو اب ان تینوں برطانوی فوجی افسروں کے زندہ رہنے کی کوئی امید باقی نہیں ہے۔ جو لیکر دم سے اغوا کئے گئے تھے۔

کرنل گرٹیٹیشن نے اس جانب۔ توجہ مبذول کی۔ کہ معاہدہ صلح کے بعد فوج اور فوج کے باہر کے سپاہی اور افسروں کو الٹیٹر میں قتل کیا گیا ہے۔

مسٹر چرچل نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ جو حال کے قتل کے واقعات پر عارضی حکومت نے صدائے ملامت ضرور بلند کی ہے۔ لیکن ابھی تک کسی کو سزا نہیں دی گئی۔ یہ سوال کیا۔ کہ حکومت فوج کے باہر کے لوگوں کو جنوبی آئرلینڈ سے اندرون ملک میں حرکت کرنے کے متعلق حکومت کیا کارروائی کرے گی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حکومت کی کارروائیوں کا انحصار واقعات کی رو پر ہے

ایک اور سوال کیا گیا۔ کہ کیا آئرلینڈ میں آلات حرب وضرب بنانے کے کارخانے جاری ہیں۔ مسٹر چرچل نے جواب میں کہا کہ چند کارخانے ڈبلن میں نہایت زور و شور کے ساتھ سامان جنگ تیار کر رہے ہیں۔ لیکن موصولہ خبروں سے یہ یقین نہیں ہوتا کہ کس وسیع پیمانہ پر جنگ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ عارضی حکومت کو کارخانے قائم کرنے اور سامان حرب بنانے کا حق ہے۔ لیکن اگر اب زیادہ وسیع پیمانے پر سامان تیار کیا گیا۔ یا آئرلینڈ میں سامان روانہ کیا گیا۔ تو اس پر نہایت خصوصیت سے توجہ مبذول کی جائیگی۔

ایران میں جنگ طہران - یکم جون - منیر الدولہ نے کابینہ کی از سر نو ترتیب سے حتمی طور پر انکار کر دیا ہے۔ مجلس نے کج کلاہ ایران کو اطلاع دیدی ہے۔ اور دریافت کیا ہے۔ کہ اب کیا حکم ہے۔

حکومت کی افواج نے موزیلاق پر قبضہ کر لیا تھا لیکن کردوں نے چوبیس گھنٹہ تک خوب دادشجاعت دی اور حکومت کی فوجوں کو نکال باہر کیا۔ بہت سا نقصان جان برداشت کرنا پڑا ہے۔

معزول قیصر کی طرف سے دعوی ازالہ حیثیت عرفی برلن - ۳۰ رمئی - معزول قیصر جرمنی نے کارل السٹر ہیم نامہ نگار کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی دائر کیا ہے جس نے اپنے ایک ناول میں قیصر کا مضحکہ اڑایا ہے۔